Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ۔ ۲۵ صلح ۱۳۶۸ ہش ۔ ۲۵ جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۲

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہر چیز کے لیے نشان ضرور ہوتے ہیں۔ جبتک اسمیں وہ نشان نہ پائے جاویں وہ معتبر نہیں ہوسکتی دیکھو دواؤں کی طبیب شناخت کر لیتا ہے۔ بنفشہ۔ خیارشنبر۔ تربد میں اگر وہ صفات نہ پائے جائیں جو ایک بڑے تجربہ کے بعد ان میں متحقق ہوئے ہیں۔ تو طبیب ان کو ردّی کی طرح پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح پر ایمان کے نشانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار ان کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۹)

"یاد رکھو یورپی فلسفہ ضلالت سے بھرا ہوا ہے۔ یہ انسان کو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ ایسا ہی یہ کہنا کہ انسان پر کوئی ایسا وقت نہیں آیا کہ اُسے مٹی سے پیدا کیا ہو۔ درست نہیں ہے۔ نوعی تقدم کا میں ہرگز ہرگز قائل نہیں ہوں۔ ہاں یہ میں مانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے خالق ہے۔ کئی بار دنیا معدوم ہوئی اور پھر از سرِ نو کروی۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ جبکہ ایک مرجاتا ہے تو یہ کیوں جائز نہیں کہ ایک وقت آوے کہ سب مرجاویں۔ قیامتِ کبریٰ کے تو ہندو اور یونانی بھی قائل ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۴-۱۹۵)

"میں نے کئی بار اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اور پھر مختصر طور پر سمجھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دوستانہ معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ دوستوں میں ایک سلسلہ تبادلہ کا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے بندہ میں بھی اسی رنگ کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تبادلہ یہ ہے کہ جیسے وہ اپنے بندے کی ہزارہا دعاؤں کو سنتا اور مانتا ہے۔ اس کے عیبوں پر پردہ پوشی کرتا ہے۔ باوجودیکہ وہ ایک ذلیل سے ذلیل ہستی ہے لیکن اس پر فضل و رحم کرتا ہے۔ اسی طرح پر اسکا حق ہے کہ یہ خدا کی بھی مان لے۔ یعنی اگر کسی دعا میں اپنے منشاء اور مراد کے موافق ناکام رہے تو خدا پر بدظن نہ ہو۔ بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراح صدر کے ساتھ راضی ہو جاوے اور سمجھ لے کہ میرا مولیٰ یہی چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۶)

"یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اسوقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کیلئے غفلت فسق وفجور کو چھوڑ دے جس قدر قربِ الٰہی انسان حاصل کریگا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصّہ لے گا۔"

"(اللہ نے فرمایا) جو مجھ سے دور ہو اسکی دعا کیونکر سنوں۔ یہ گویا عام قانونِ قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے یہ نہیں کہ خدا سن نہیں سکتا۔ وہ تو دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور اُن ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے مگر یہاں انسان کو قربِ الٰہی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ کہ جیسے دُور کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق وفجور میں مبتلا رہ کر مجھ سے دور ہوتا جاتا ہے جس قدر وہ دُور ہوتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اسکی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے

پیدا است ندا را کہ بلند ست جناب ست"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ لندن سے آمدہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تمام احباب جماعت کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں۔

احباب کرام نہایت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و رحم سے ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ عمر دراز عطا کرے۔ آپ کے ہر پروگرام اور منصوبے میں غیر معمولی برکات عطا کرے۔ ہم تمام احباب جماعت کو حضور کے ہر ارشاد پر بھرپور اخلاص اور محبت سے والہانہ لبیک کہنے کی سعادت دے اور حضور ایدہ اللہ کو ہر لمحہ اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

مکرمہ صفیہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد نصر اللہ صاحب سمن آباد لاہور ۱۹ جنوری ۱۹۸۹ء کو وفات پا گئیں۔ موصوفہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی اہلیہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ وہ ایک لمبا عرصہ بلڈ شوگر سے بیمار رہیں۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی ترقی درجات کیلئے دعا کریں۔

مکرم پیر معین الدین صاحب کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الصبور صاحبہ کا سنگا پور میں ریڑھ کی ہڈی کا عنقریب ایک بڑا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ موصوفہ کی صحت یابی اور ہر مشکل سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار کے والد محترم مکرم شریف احمد صاحب (جھنگ صدر) بعض عوارض کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکے ہیں عنقریب انکی مثانہ میں پتھری کا اپریشن بھی ہونے والا ہے۔ خاکسار تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے والد محترم کو شفاء کامل عطا فرمائے اور لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے۔

لئیق احمد منیر مربی سلسلہ کولون
مغربی جرمنی

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا
(ناظر مال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ر صلح ۱۳۶۸ہش ۲۵ر جنوری ۱۹۸۹ء

ایک اچھی مثال

اخبارات اور رسالوں کی مختلف اقسام ہیں۔ کچھ سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھ دینی جماعتوں کی طرف سے شائع کئے جاتے ہیں اور کچھ انفرادی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ اگرچہ انفرادی کوششوں سے شائع ہونے والے اخبارات اور رسالے بھی مختلف اقسام کے ہیں۔ ایسے تمام اخبارات اپنے اپنے مالکوں کے خیالات کے عکاس ہوتے ہیں اور ان سے اختلاف رکھنے والے لوگ اس بات کا تقاضا نہیں کر سکتے کہ ان کے خیالات کو بھی ان پرچوں میں جگہ دی جائے۔ یا برابر کی جگہ دی جائے۔

لیکن ایک قسم ایسی ہے۔ اور یہ قسم ملکی لحاظ سے بہت اہم ہے جو کسی خاص سیاسی پارٹی کے بھی نہیں اور کسی خاص دینی جماعت کے بھی نہیں وہ سارے ملک اور ساری قوم کے لئے ہیں۔ ایسے اخبارات کے لئے لازمی ہے کہ سب کا خیال رکھیں۔ سب کے متعلق سوچیں۔ اور سب کو اظہار رائے کا موقع دیں۔ لیکن یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ بعض اخبارات جو تعلق تو اسی قسم کے ساتھ رکھتے ہیں لیکن کام اس طرح کرتے ہیں گویا کسی خاص طبقہ کو تو ابھارنا ان کا فرض ہے اور اس طبقہ کے علاوہ لوگ ان کے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ ایک لمبے عرصہ سے پاکستان میں قومی اور ملی اخبارات اسی نہج پر چل رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت کے خلاف تو خبروں کا انبار لگا دیتے ہیں اور احمدیہ جماعت کوئی وضاحت کرے تو اسے درخورِ اعتناء نہیں سمجھتے نہ اس کی خبر چھاپتے ہیں نہ اس کی وضاحت۔

بہر حال اب ایک اچھی مثال سامنے آئی ہے۔ وہ ہے روزنامہ جنگ کی۔ اس اخبار نے ایک ہی چوکھٹے میں مولوی منظور چنیوٹی سے متعلق ایک خبر جو احمدیہ جماعت کے امام کے خلاف زہریلے پراپیگنڈے سے تعلق رکھتی ہے اور اسی چوکھٹے میں احمدیہ جماعت کے نمائندے کی خبر جو پہلی خبر کی تردید کرتی ہے چھاپی ہے۔ ہم جنگ کے اس اقدام کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ احمدی پاکستان کی آبادی کا ایک حصہ بلکہ اہم حصہ ہیں ان کے خلاف کچھ لکھا جائے تو صحافتی اخلاق اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ احمدیہ نقطہ نظر بھی قارئین کے سامنے پیش کیا جائے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ "جنگ" اس پالیسی کو جاری رکھے گا اور دوسرے قومی اخبار بھی اس کو اپنائیں گے۔

جوہرِ خاکی

وہی ہے جوہرِ خاکی کہ جس میں خاکساری ہو
تواضع، حلم و شفقت، انکساری بُردباری ہو

کسی محفل کا ممبر ہو کہ صدرِ چار یاری ہو
کوئی صوفی ہو مفتی ہو کوئی حافظ ہو قاری ہو

ریاضت، زہد و تقوی اور آئین شجاعت میں
اُویسی، بایزیدی، بوذری ہو ذوالفقاری ہو

گرفتارِ بلا کو دیکھتے ہی یوں پگھل جائے
کہ دل میں درد اشک آنکھوں میں لب پر بیقراری ہو

محبت لازمی ہو اور عداوت اختیاری ہو
غرض ہر نقل و حرکت پر ادا اس کی پیاری ہو

کوئی جو پاک دل ہو وے دل و جاں اس پہ قرباں ہے
اگرچہ جُبّہ و دستار و پیراہن سے عاری ہو

حسن جس میں نہ ہوں یہ خوبیاں فطرت کا دشمن ہے
سمرقندی ہو تاتاری ہو بلخی یا بخاری ہو

حسن رہتاسی

(VERY SORRY لئے)

قادیانی جماعت نے مولانا منظور چنیوٹی کے قتل کا منصوبہ تیار کر لیا ہے

مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ جنگ) مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی نے کہا ہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے رکن اور ختم نبوت کے عالمی مبلغ مولانا منظور احمد چنیوٹی کی موت کی پیشنگوئی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قادیانی جماعت نے مولانا احمد چنیوٹی کے قتل کا منصوبہ تیار کر لیا ہے اور اب وہ اپنے جھوٹے خلیفہ کی بات کو سچ ثابت کرنے کے لئے اس منصوبہ پر عملدر آمد کے درپے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مولانا چنیوٹی کی جان کو نقصان پہنچا تو قادیانیوں کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے گیا۔

جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے

............مرزا خورشید احمد

ربوہ (نامہ نگار) جماعت احمدیہ کے ترجمان مرزا خورشید احمد نے کہا ہے کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی عرصہ 25 سال سے جماعت احمدیہ کے خلاف بے بنیاد بیان بازی غلط بیانی اور الزام تراشی کرتے چلے آرہے ہیں اور اب انہوں نے اپنے ایک حالیہ بیان میں غلط بیانی کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد انہیں قتل کرانا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ امن پسند جماعت ہے اور تشدد کا جواب تشدد سے دینے کی قائل نہیں اس سے پہلے انہوں نے اسلم قریشی کے حوالے سے زمین و آسمان کو ایک کر رکھا تھا اور ان کا یہ بیان بھی اخبارات میں موجود ہے کہ اسلم قریشی کو مرزا طاہر احمد نے قتل کرا دیا ہے، جبکہ وہ زندہ سلامت واپس آگئے ہیں۔

روزنامہ جنگ لاہور (۷) ۲۰ جنوری 1989ء

خونِ ناحق جب زمانے میں روا ہو جائے گا
حکمرانوں کا رویّہ کیا سے کیا ہو جائے گا
بندگی کے ذوق میں ہو گر تکبّر کی نمود
بندہ بندہ کیوں رہے گا وہ خدا ہو جائیگا

ابوالاقبال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رفقاء حضرت اقدس

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مُغل

بیعت کے بعد حضور نے مجھ سے فرمایا "نماز ایمان کا ستون ہے اور ستون نیچے گر جاویں تو چھت قائم نہیں رہ سکتی"

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ کے رفقاء جنہوں نے آغازِ احمدیت کے وقت ہی سیدنا حضرت اقدس کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کر کے اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کی اور نیک چلنی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچے تھے یہ وہ وجود تھے جو حضرت اقدس کے درختِ وجود کی ابتدائی شاخیں تھیں اور جنہیں سچائی پاکیزگی محبت اور روشن ضمیری کی روحیں بخشی گئی تھیں حضور کے ان رفقاء نے حضرت اقدس کو اس وقت قبول کیا جس کا نقشہ خود حضرت اقدس نے یوں کھینچا ہے ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

ذیل میں انہی جلیل القدر رفقاء میں سے حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل صاحب کے قبول احمدیت کا واقعہ خود ان کی زبانی دعا کی اس درخواست کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے کہ صد سالہ جشن تشکر کا سال جو کہ دعاؤں اور ابتہال کا سال ہے ان بزرگوں کو ضرور اپنی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔

خاکسار عبدالعزیز احمدی ابن چراغ الدین صاحب احمدی قوم چغتائی ساکن لاہور۔ کچھ حالات جہاں تک مجھے یاد رہیں اپنی بیعت اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لکھتا ہوں۔

میں نے حضرت اقدس کی بیعت ۱۸۸۹ء میں کی ہے اور مجھے یاد ہے کہ مجھ سے پہلے صرف ساٹھ آدمی حضور کی بیعت میں شامل ہوئے موسم سردی کا تھا اور اس روز کچھ بارش بھی تھی۔ جب کہ بٹالہ سے میں یکہ میں قادیان پہنچا اور مجھے یاد ہے کہ ہم تین سواریاں تھیں اور پانچ پیسے فی سواری کے یکے والے نے لئے تھے۔ میرے نانا مسمی میاں قائم الدین بھی ساتھ تھے۔ میری عمر قریباً تیرہ سال کی تھی اس وقت میں دوسری مڈل یعنی ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ اس سے پہلے میرے والد بزرگوار حضرت میاں چراغ الدین صاحب نے بازار سے احیاء العلوم اور تذکرۃ الاولیاء خریدیں میں اکثر تذکرۃ الاولیاء کا مطالعہ کیا کرتا تھا اسی مطالعہ کے سبب مجھے اہل اللہ سے شدید محبت ہو گئی اور اس طرح میں پہلے سے ہی نمازیں باقاعدہ پڑھتا تھا اور قرآن مجید کا سبق بھی اپنے استاد حضرت مولوی رحیم اللہ صاحب سے پڑھتا تھا اور ادھر سکول میں پڑھتا تھا۔ (حضرت استاذی المکرم مولوی رحیم اللہ صاحب کے بہت مختصر حالات یہ ہیں کہ حضرت مولوی صاحب بھی احمدی تھے مگر مجھے اپنی بیعت کے بعد معلوم ہوا تھا کہ یہ بھی حضرت اقدس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہیں۔ یہ بزرگ پہلے تو کثرت سے مثنوی مولانا روم پڑھا کرتے تھے مگر بالآخر قرآن مجید اس کثرت سے انہوں نے پڑھنا شروع کیا کہ جب بھی میں نے دیکھا آپ تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے تھے ان کی چار بیویاں تھیں جو ان کی وفات سے پہلے ایک ہی ماہ میں چاروں فوت ہو گئیں۔ یہ بزرگ امامت کراتے تھے۔ حضرت اقدس جب لاہور تشریف لائے (میرے حضور کو دیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا۔) اور سید مٹھا بازار میں ایک مکان بکرایہ مبلغ ۲۷ آنے ماہوار پر لیا تھا اور ایک مولوی جو ہندوستان سے آئے تھے اس سے لفظ محدث پر پندرہ دن بحث اسی مکان میں رہی اور جو اس بحث کو لکھتے تھے وہ ہمارے اسلامیہ اسکول کے ایک ماسٹر تھے۔ ان دنوں حضور اسی ہماری بیت الذکر میں جس میں مولوی رحیم اللہ صاحب امام تھے۔ نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس طرح حضور نے مولوی صاحب کے پیچھے بہت سی نمازیں پڑھیں بظاہر یہ موحد تھے مگر اہل اللہ سے ان کو بہت محبت تھی۔ چنانچہ حافظ غلام رسول صاحب قلعہ والے اور مولوی عبداللہ صاحب غزنوی سے اکثر میل جول تھا۔ عمر قریباً اسی برس سے زیادہ تھی بہت صالح آدمی تھے)

احیاء العلوم اور تذکرۃ الاولیاء کے مطالعہ سے مجھے اہل اللہ سے خاص انس پیدا ہو گیا۔ خصوصاً حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے یہاں تک محبت ہو گئی کہ اکثر خواب میں ان کی زیارت کرتا ایک دفعہ میں نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے دریافت کیا کہ گناہ سے بچنے کا کوئی گر ارشاد فرمائیں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ "ہمیشہ وضو رکھنے سے انسان گناہ سے بچ جاتا ہے۔"

ان دنوں جبکہ میں ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ہمارے استاد نے (جو دیوانِ ذوق کا سبق دیا کرتے تھے) پیسہ اخبار منگوایا اور جماعت میں سنایا کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا ہے اور قادیان میں رہتا ہے اس کے بعد کچھ استہزاء کے الفاظ بھی جو اخبار میں تھے پڑھ کر سنائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ میرے دل میں پہلے سے جس بزرگ کا خیال تھا دل نے کہا کہ ہو نہ ہو یہی وہ بزرگ ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ مجھے ضرور قادیان پہنچنا چاہیئے۔ چنانچہ قادیان جانے کا پختہ ارادہ کر لیا اور اپنے نانا کے پاس امرتسر پہنچا اور ان کو اپنے ساتھ قادیان چلنے پر مجبور کیا۔

جب ہم بٹالہ پہنچے تو مجھے یاد ہے کہ میرے نانا نے ایک تھپڑ مجھے رسید کیا۔ کہ کچھ معلوم نہیں کہ قادیان کدھر ہے کیونکہ اس وقت قادیان جانے والے یکے بھی کچھ ایسے زیادہ نہ ہوتے تھے غالباً صرف ایک یکہ تھا۔ جب ہم عصر کی نماز سے کچھ پہلے قادیان پہنچے البیت المبارک کی جہاں آج کل سیڑھیاں ہیں اس جگہ ایک تخت پوش بچھا ہوتا تھا۔ ہم پوچھتے پوچھتے وہاں تک پہنچے تو حضرت حافظ حامد علی صاحب (جو حضور کے پرانے خدمت گار تھے) کھڑے تھے وہ ہمیں بیت اقصیٰ میں لے گئے جہاں پر حضرت اقدس بانی سلسلہ ادھر ادھر ٹہل رہے تھے اور حضور کے ہاتھ میں ایک موٹا ڈنڈا تھا جو غالباً کسی پہاڑی لکڑی کا تھا اس پر حضرت صاحب نے مجھ سے بڑی شفقت سے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو میں نے عرض کیا کہ حضور لاہور سے آیا ہوں اور میرے والد کا نام میاں چراغ دین ہے۔

عصر کی نماز پڑھ کر ہم لوگ بیت المبارک والے گول کمرہ میں آ گئے ہمارے لئے اور ایک اور صاحب کے لئے (جو یورپین معلوم دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میں مدراس سے آیا ہوں) قہوہ اور خطائیاں خود دستِ مبارک سے لائے آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کوئی مذہبی کتاب دیکھی ہے جس پر میں نے عرض کیا کہ تذکرۃ الاولیاء پڑھی ہے جس پر حضور نے کچھ مسکرا کر فرمایا "اچھا ہے" - ان دنوں حضور بیعت ایک ایک آدمی کی لیتے تھے مجھے یاد ہے اس مدراسی نے مجھ سے پہلے بیعت کی تھی میں نے دوسرے دن صبح تقریباً دس بجے بیت المبارک میں چھوٹی کھڑکی کے پاس حضور کی بیعت کی جس کے بعد حضور قریباً آدھ گھنٹہ تک مجھے نماز کی نسبت نصیحت فرماتے رہے اور یہ بھی فرمایا کہ یہ ایمان کا ستون ہے اور ستون نیچے گر جاویں تو چھت قائم نہیں رہ سکتی۔

اس کے بعد میرے نانا نے مجھ کو کہا کہ واپس چلنا چاہیئے۔ جس پر میں نے حضور سے اجازت مانگی تو حضور نے فرمایا کچھ دن آپ اور رہیں۔ کیونکہ آپ جیسے یہاں بہت آدمی ہوں گے۔ اور پھر شناخت مشکل ہوگی۔ مگر میرے نانا نے مجھے بہت تنگ کیا اور کہا تیرا باپ مولوی عبداللہ صاحب کے پاس جا کر اس سے زیادہ نہیں ٹھہرتا۔ جتنا ہم یہاں ٹھہرے ہیں۔ آخر میں نے حضور سے اجازت لی اور وہاں سے رخصت ہوئے۔

پھر کئی دفعہ قادیان گیا۔ بیت المبارک میں میاں جان محمد صاحب نماز کرایا کرتے تھے۔ اور حضور اور ہم چند لوگ پیچھے صف میں ہوتے تھے ان دنوں ہمارے سلسلہ کی سخت مخالفت تھی۔

"سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پہ تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نفسیاتی یا جسمانی مرض

(مکرم عبدالباسط شاہد صاحب)

مسٹر رابرٹ سمتھ کی رفیقِ زندگی جب اچانک ایک موٹر کے حادثہ میں فوت ہو گئی تو شدتِ غم سے اسے یوں لگا کہ وہ سانس نہیں لے سکتا وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو گیا ہے۔ سب سے زیادہ تکلیف دہ اور فکر مند کرنے والی بات یہ تھی کہ آنکھیں بند کرنے پر اسے عجیب عجیب شکلیں اور رنگ نظر آتے تھے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک وہ بالکل نارمل اور صحت مند تھا اس لئے انہوں نے کسی ماہر نفسیات سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔ بہتری کے کوئی نشان نہ دیکھتے ہوئے اسے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں ماہر نفسیات کی خدمات سے فائدہ اٹھانا پڑا۔ متعدد معائنوں کے بعد ڈاکٹر چارلس نے یہ رائے دی کہ سمتھ ذہنی مریض نہیں لگتا بلکہ اسے لو بلڈ پریشر کا عارضہ ہے اس کے خون میں سوڈیم بہت کم اور پوٹاشیم خطرناک حد تک زیادہ ہے ڈاکٹر نے یہ بھی دیکھا کہ اس کی چھاتیوں کے دائرے بہت سیاہ ہیں۔ ایک گلینڈ سپیشلسٹ کے مشورہ کے بعد پتہ چلا کہ اسے ایڈیسن بیماری بھی ہے اس کے گردوں کے اوپر دو چھوٹے چھوٹے غدود ہارمونز بنانے سے قاصر ہو چکے ہیں اور غدود کی یہی بیماری اسے ذہنی مریض ظاہر کر رہی ہے ڈاکٹر نے ایڈرینل ہارمونز ADRENAL HARMONES اس کے جسم میں داخل کئے تو اگلی صبح ہی سمتھ نے کہا کہ میں تو بالکل مختلف انسان لگتا ہوں مجھے سانس لینے میں کوئی دشواری نہیں ہو رہی اور میں اچھی طرح سوچ سمجھ سکتا ہوں۔

اگر مذکورہ مریض کا علاج ذہنی مریض کے طور پر ہی کیا جاتا تو یقیناً وہ اسی حالت میں ختم ہو جاتا۔ اس کی زندگی اس وجہ سے بچ گئی کہ ڈاکٹروں نے سمجھ لیا تھا کہ بعض اوقات جسمانی تکالیف ذہنی حالت پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ دماغ اور بعض اور غدودوں کے متعدد معائنے اور تجربات ظاہر کرتے ہیں کہ مسٹر سمتھ کی طرح اور بھی بے شمار مریض ایسے ہوتے ہیں جن کی جسمانی بیماری یا تکلیف کو غلطی سے ذہنی مرض سمجھ لیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر رچرڈ۔ ڈائریکٹر آنٹ کالج ہسپتال کے خیال میں ذہنی مریضوں میں سے بیشتر تعداد ایسے مریضوں کی ہوتی ہے جو پژمردگی۔ گھبراہٹ اور پریشان خیالی کی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں مگر وہ ذہنی مریض نہیں ہوتے بلکہ سرطان۔ مرگی یا غدودوں کی کسی بیماری کا شکار ہوتے ہیں FAIR OAKS کے دو مشہور ڈاکٹروں مسٹر کارٹر اور مسٹر مارک کے نزدیک یہ تکلیفیں نفسیاتی عارضوں سے مشابہت رکھتی ہیں مگر حقیقتاً گردن کے غدود کی بیماری کی وجہ سے ضرورت کی مطابق ہارمونز پیدا نہیں ہوتے۔ جس سے مریض پاگل ہونے لگتا ہے حالانکہ اس بیماری کے علاج سے دماغ پر چھائی ہوئی دھند کو صاف کیا جا سکتا ہے چنے کے دانے کے سائز کے چار غدود جو گردن میں ہوتے ہیں ہارمونز پیدا کرتے ہیں اگر ان کا کام تیز ہو جائے تو جسم میں کیلشیم ضرورت سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں مبتلا شخص کی علامات نفسیاتی مریض کی علامتوں کی طرح ہوتی ہیں اگر ان کا کام سست ہو جائے تو کیلشیم کی کمی ہو جائے گی جس سے مریض الکحل زدہ نظر آنے لگے گا۔ اگرچہ یہ صورت عام نہیں ہے مگر ایسے کیس ملتے ضرور ہیں شکر کے مریضوں میں بھی شکر کی تعداد کے متوازن نہ رہنے سے پژمردگی اور ذہنی عارضہ سے ملتی جلتی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

مرگی کی بعض صورتیں بھی ذہنی مرض کی علامات پیدا کر دیتی ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق امریکہ میں ذہنی مریضوں میں سات فیصد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ گلوریا ایک ۴۲ سالہ سیکرٹری تھی جو جذباتی ہیجان کا شکار ہو جاتی تھی اس کا کہنا ہے کہ اُسے یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی پُر بشر کمرہ میں بند ہو اس کا گلا گھٹنے لگتا تھا۔ منہ اور ہاتھ موٹے موٹے لگتے تھے لوگوں میں کھڑے ہوئے اسے یوں لگتا تھا جیسے اس کے ارد گرد ہجوم بڑھتا جا رہا ہو اور وہ سکڑتی جا رہی ہو اور اگر وہ یہاں سے بھاگ نہ گئی تو شاید اس کے پرخچے اڑ جائیں گے۔

گلوریا مسلسل سات سال ماہرین نفسیات کے زیر علاج رہی اس نے سیروں کے حساب سے مسکن ادویہ استعمال کیں مگر بے سود۔ خوش قسمتی سے وہ ییل (YALE) یونیورسٹی کے ماہر نفسیات ڈاکٹر ڈیوڈ گراس سے ملی جس نے بعض معائنوں کے ذریعہ اس کی بیماری کی صحیح تشخیص کر لی۔ اور دماغی امراض کے علاج کی بجائے DILENTIX سے اس کا علاج کیا۔ ساڑھے سات ماہ کے بعد گلوریا نوے فیصد صحت مند ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر گراس کا کہنا ہے کہ پچھلے ۲۰ سال ماہرین نفسیات جسمانی عوارض کو نظر انداز کرتے رہے۔ اب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انسان جو چاہے وہ اپنی قوتِ ارادی کے بل پر کر سکتا ہے مگر جسمانی عارضہ کی صورت میں قوت ارادی بھی کامیاب نہ ہو سکے گی۔ مثلاً ایک خون کی کمی کا مریض جسے اپنے مرض کا علم نہیں ہے اگر وہ اپنی ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھے اور پژمردگی کا شکار ہو جائے تو وہ اپنی بیماری کا سبب ملازمت سے محرومی ہی سمجھے گا نہ کہ کمی خون کا عارضہ جو کہ اصل وجہ ہے۔

آج کل ڈاکٹروں کو بعض ایسے مریض مل رہے ہیں جن کے دل عجیب طریق پر دھڑکتے ہیں اور انہیں گھبراہٹ اور درد کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ مگر یہ بھی ذہنی مریض اور پاگل نہیں ہوتے بلکہ انہیں دل کے والو VALVE کی خرابی کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔

ایک ۳۸ سالہ امریکن خاتون درد کے دوروں سے دیوانی ہو گئی۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ باتیں جو لوگوں کے لئے معمولی ہوتی تھیں اُسے انتہائی خوفناک لگتی تھیں۔ دو ماہرین نفسیات کی پانچ سالہ کوششیں بھی اس کی تکلیف کا مداوا نہ کر سکیں حُسنِ اتفاق سے ڈاکٹر MUSS کو جب اس کی بیماری کا پتہ چلا تو اس نے دل کے والو کی خرابی کی تشخیص کی اور اس کے علاج سے وہ جلد ہی صحت یاب ہو گئی۔

کینسر بھی ایک ایسا جسمانی عارضہ ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات دماغی عوارض ظاہر ہونے لگتے ہیں ایسے کینسر کے دس میں سے نو مریض لا علاج ہو جاتے ہیں کیونکہ دماغی عارضہ کی غلط تشخیص اور اس کے علاج کی وجہ سے کینسر بڑھتا چلا جاتا ہے ایک ماہر نفسیات ڈاکٹر گولڈ ایسے مریضوں کی جان بچانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ کیونکہ وہ پہلے درجہ پر ہی کینسر کا علاج شروع کر دیتے ہیں اور دماغی عوارض کے دھوکے میں نہیں آتے۔

ان مثالوں سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ دماغی یا نفسیاتی علاج مکمل جسمانی طبی معائنہ کے بعد ہی شروع کرنا چاہیئے۔ اگر آپ کے علم میں کوئی ایسا مریض ہو جو پژمردگی گھبراہٹ یا اور کسی غیر معمولی بے چینی کا شکار ہے تو ماہر ڈاکٹروں کے نزدیک

۱۔ اگر دماغی عارضہ کی علامات یکدم ظاہر ہوتی ہیں تو جسمانی طبی معائنہ کے لئے کسی ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

۲۔ اپنے خاندانی طبیب اور ڈاکٹر کے مشورہ سے کسی ایسے معالج سے رجوع کریں۔ جو مرض کی تشخیص کے لئے ضروری ٹیسٹ اور ماہرین کی سہولت رکھتا ہو۔

۳۔ اپنے ڈاکٹر کو کسی بھی ایسے علاج یا دوائی کے متعلق بتانے سے نہ ہچکچائیں جو آپ پہلے آزما چکے ہوں۔

۴۔ اگر آپ کسی ماہر نفسیات کے پاس علاج کروانے پر مجبور ہیں تب اپنے پرانے معالج سے رابطہ رکھیں ممکن ہے ابتدائی معائنہ میں کوئی جسمانی خرابی علم میں نہ آئی ہو اور بعد میں اس کا پتہ چل جائے اور صحیح علاج ہو سکے۔

تلخیص از: ریڈرز ڈائجسٹ

(اس مضمون میں تو امریکی ڈاکٹروں اور امریکی مریضوں کا ذکر ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہمارے احمدی ڈاکٹر جو مختلف ممالک میں پریکٹس کرتے ہیں اپنے اپنے ملک کے ڈاکٹروں اور مریضوں پر کئے گئے تجربات کے متعلق مضامین تحریر فرما کر ہمیں ارسال فرمائیں۔ سب سے زیادہ ہم احمدی پاکستانی ڈاکٹر صاحبان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ الفضل کے صفحات کو اپنے رشحاتِ قلم سے مزیّن کریں گے اور ثواب دارین حاصل کریں گے۔ مدیر)

شدّتِ کرب سے ہونٹوں کو چباتے ہوں گے
ارضِ ربوہ کے جیالوں کا خیال آتا ہے
بیت اور منبر و محراب کی خاموشی سے
بے وطن زہرہ جمالوں کا خیال آتا ہے

—— امۃ الباری ناصر۔ کراچی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

ایک خط

بخدمت مکرم سیفی صاحب

اللہ تعالیٰ آپکو یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ دن بدن الفضل خدا کے فضل وکرم سے بڑی سرعت سے ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ خصوصاً "اداریہ" میں تو ایک خاص قسم کی جدت ہے۔ جس سے حالاتِ حاضرہ اور معاشرہ کی دکھتی رگ کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ جس سادگی اور حکمت سے اس کا حل بتایا جاتا ہے قابلِ تحسین ہی نہیں بلکہ روزانہ ہر پڑھنے والے کیلئے اپنا محاسبہ کرنے کا باعث بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے الفضل کو ہماری کمزوریوں کو دور کرنے کا ذریعہ بھی بنا دیا۔ اسی طرح وفات یافتہ موصیان کی فہرست کی اشاعت بھی بہت مبارک قدم ہے۔ اس سے اس بابرکت تحریک میں شامل نہ ہونیوالوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

غرضیکہ سارا ہی الفضل گھر کے ہر فرد کی اصلاح، تربیت اور دلچسپی کا باعث ہے۔ کیوں نہ ہو امام جماعت احمدیہ کا انتخاب کوئی معمولی بات تو نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو جلد مرکز واپس لائے۔ آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ آپکا قلم مبارک نظم ونثر دونوں میں یونہی رواں دواں رہے۔

والسلام

رضیہ درد۔ ربوہ

کراچی سے ایک عزیزہ کا خط

کراچی سے ایک عزیزہ کا خط ملا ہے۔ آپ بھی دیکھئے کیا لکھا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کو اس نے ایسی پُر خلوص بچیوں سے نوازا ہے۔ ہمارا دل اس مسرت سے معمور ہے کہ جماعتوں کے استحکام کے لئے جس قسم کی محبت اور عقیدت امام جماعت سے ایمان کا حصہ ہے وہ کس طرح وافر موجود ہے۔ ہمیں یہ بھی خوشی ہے کہ اخبار الفضل کے مندرجات کو پوری توجہ سے پڑھا جا رہا ہے۔ اور اس کے جس جس حصہ پر کسی کے لئے جتنا جتنا عمل ممکن ہے اتنا اتنا عمل کر کے اس کے دل میں راحت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے زیادہ کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

نسیم سیفی

خاکسارہ کا نام خالدہ ارشاد ہے۔ ملک ارشاد الحق صاحب کی بیٹی ہوں اور ملک فضل حق صاحب کی پوتی ہوں۔

خاکسارہ آپ سے ملنے کے لئے ربوہ مکرمہ ومحترمہ والدہ صاحبہ ضیاء اللہ صاحب مبشر کے ساتھ آپ کے گھر آئی تھی اور آپ نے ہماری مٹھائی سے تواضع کی تھی اس مٹھائی کا مزہ ابھی تک آ رہا ہے۔ دل چاہتا ہے۔ کہ ایسی متبرک مٹھائی ہمیں روز ملتی رہے۔ الفضل کے اجراء کی مبارکباد قبول فرمائیے۔ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آپکو ایڈیٹر الفضل مقرر فرمانا اور مکرم ومحترم شیخ مبارک احمد صاحب کی خواب کا واقعہ پڑھکر ایمان کو بہت تقویت ملی ہے۔ یہ اعزاز آپ کے لئے اور آپ کے پورے خاندان کے لئے اور پوری جماعت احمدیہ کے لئے بہت ساری رحمتوں برکتوں کا موجب ہو۔

آپ نے الفضل کے ذریعہ سے حضور پُر نور کی خدمت اقدس میں خط لکھنے کی جو توجہ دلائی ہے۔ بہت ہی خوشی کی بات ہے۔ ہم سب گھر والے نو افراد ہیں خاکسارہ خالدہ ارشاد میری بہن منورہ سلطانہ اور میری والدہ محترمہ سلیمہ ارشاد صاحبہ اور میرے والد محترم ملک ارشاد الحق صاحب ہم چار افراد ہیں۔ اور میرے ایک چچا ملک اعجاز الحق صاحب تین ان کے بیٹے اور دو وہ میاں بیوی پانچ افراد وہ ہوئے۔ اس طرح کل نو۹ افراد ہیں۔ ہم نو۹ افراد ایک ہی گھر میں اوپر نیچے رہتے ہیں۔ ہم لوگ ہر ماہ حضور پُر نور کی خدمت اقدس میں تقریباً ۳۰ - ۴۰ خط دعا کے لئے لکھتے ہیں۔ اور حضور پُر نور سے بہت پیارے پیارے جواب پاتے ہیں۔ ہمارے ہر خط میں لکھا ہوتا ہے کہ آپ کے متعدد خطوط موصول ہوتے اور کسی میں یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ آپکے ۱۸ خطوط موصول ہوئے۔ اور کسی میں یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ خالدہ ارشاد کے ۱۱ خط موصول ہوئے اور منورہ سلطانہ کے ۱۰ خط موصول ہوئے اور سلیمہ ارشاد کے ۱۲ خط موصول ہوئے۔

حضور پُر نور کی دعائیں ہمارے زندگی کے ہر شعبہ میں کام آتی ہیں۔ حضور پُر نور کی دعاؤں کی وجہ سے مولا کریم ہم پر جو اپنے فضلوں کی موسلا دھار بارش برسا رہا ہے۔ ہم بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم اس خدا کا جتنا بھی شکر ادا کریں اُتنا ہی کم ہے۔ ہم لوگ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ آپ اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں۔ ہمارے لئے یہ دُعا کریں کہ مولا کریم ہمیں نیک اور سچے احمدی بنائے۔ جب بھی ہمیں کوئی تکلیف یا پریشانی ہوتی ہے۔ تو ہم فوراً حضور پُر نور کی خدمتِ اقدس میں دعا کے خط لکھ دیتے ہیں۔ تو فوراً خدا تعالیٰ وہ تکلیف دور کر دیتا ہے۔ ہم ہر روز حضور پُر نور کی قبولیت دعاؤں کے نشان دیکھتے ہیں۔ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ہم سب کی طرف سے آپ سب کو سلام اور دعا کی درخواست

خالدہ ارشاد بنت ارشاد الحق خان صاحب

کراچی

پس منظر

فلپائن کی معیشت

گزشتہ دنوں قارئین الفضل نے فلپائن کے بارے میں محترم ڈاکٹر سید ظہور حسین صاحب کا تحریر کردہ ایک مضمون الفضل میں مطالعہ فرمایا ہوگا۔ فلپائن مشرق بعید کا ایک دور دراز ملک ہے جو ایک امریکی کالونی تھا اور جہاں ۱۸۹۸ء سے امریکی فوجی اڈے قائم چلے آ رہے ہیں۔

امریکہ کی حکمتِ عملی کچھ اس طرح کی ہے کہ وہ ایسے ممالک جن سے اس کا کوئی مفاد وابستہ ہو ایسی حکومت قائم کرواتا ہے جو اس کے ان مفادات کو نہ صرف تحفظ فراہم کرتی ہو بلکہ انہیں مضبوط اور مستحکم بنیاد بھی مہیا کرتی ہو۔ امریکہ نے مارکوس کے ذریعہ وہاں ایسی حکومت قائم کی جس نے امریکی مفادات کی خاطر ایک طرف تو فلپائن پر حکومت کی اور دوسری طرف فلپائن کو خوب خوب لوٹا اور اُسے رشوت خور بیوروکریسی اور تباہ حال معیشت کا تحفہ بھی دیا۔ اس دور میں فلپائن ارب ڈالر امریکی قرضے حاصل کرنے کے باوجود سخت معاشی بدحالی کا شکار ہوا۔ اخباری اعداد وشمار کے مطابق فلپائن ۲۸۶۵ ارب ڈالر کا مقروض ہے اور جن کے عہد میں یہ سب کچھ ہوا۔ یعنی صدر مارکوس وہ آج کل امریکہ کی ریاست ہوائی میں جلا وطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اب ایکبار پھر وہ فلپائن کی صدر مسز کوری اکینو سے یہ گزارش کر چکے ہیں کہ انہیں ان کے ملک میں واپس آنے دیا جائے اور وہ وہاں آ کر سیاست سے بالکل الگ تھلگ ہو کر زندگی گزاریں گے۔ اور اگر انہیں وہاں واپس جانے کی اجازت مل جائے تو وہ ۵۰ ملین ڈالر بھی بطور جرمانہ ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اہل فلپائن نے ابھی تک کوئی مثبت رویہ اس سلسلہ میں ظاہر نہیں کیا کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ جن قباحتوں کو اس ملک سے نجات مل چکی ہے اور جن غلط پالیسیوں سے انہیں چھٹکارا مل چکا ہے صدر مارکوس کے واپس آنے سے وہ قباحتیں دوبارہ اس ملک میں نہ لوٹ آئیں۔ یہ حقیقت ہے کہ فلپائن کے عوام کو صدر مارکوس کے جانے اور حکومت کی تبدیلی سے بہت سی غلط پالیسیوں اور قباحتوں سے نجات مل چکی ہے۔ لیکن اسوقت فلپائن معاشی بحران کے جس موڑ پر پہنچ چکا ہے اس سے نجات ملنی اتنی جلدی ممکن نہیں۔

فلپائن کو امریکی فوجی اڈوں کے کرایہ کے طور پر امریکہ نوسو۹ ملین ڈالر فوجی اور اقتصادی امداد کی صورت میں ادا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ذکر آ چکا ہے کہ فلپائن ۲۸۶۵ ارب ڈالر کا مقروض ہے۔ اس لئے امریکہ قرضوں کی ادائیگی میں سہولت کے پیشِ نظر ۱۸۱ ملین ڈالر ادا کرتا ہے۔ قرضوں کی ادائیگی کی سالانہ قسط ۱۰۱ء۳ ارب ڈالر بنتی ہے۔ ہر سال اس شرح میں اضافہ ہوتا ہے لیکن فلپائن کا خزانہ خالی ہے اس لئے معاشی بحران سے چھٹکارا حاصل کرنا مسز اکینو کے لئے زبردست چیلنج کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

— ق۔ د —

شرح چندہ الفضل

سالانہ	۴۰۰
ششماہی	۲۰۰
سہ ماہی	۱۰۰
خطبہ نمبر سالانہ	۱۰۰

الفضل خود خرید کر پڑھیئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

افکار معاصرین

تھرپارکر سے سات سمندر پار تک

ملک کے ممتاز ماہر تعلیم، ادیب دانشور انوار احمد زئی کا ایک مضمون "تھرپارکر سے سات سمندر پار تک" کے عنوان سے روزنامہ جنگ کراچی کی ۷، جنوری کی اشاعت میں شائع ہوا ہے وہ من وعن ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

واشنگٹن میں واقع امریکی تاریخ کی منفرد اور وسیع و عریض واٹر گیٹ عمارت کے عقب میں قدرے خاموش و پرسکون بستی کے ایک کشادہ فلیٹ میں مسٹر و مسز کیبس کے ساتھ ڈنر کے بعد جنوبی افریقہ، پانامہ اور گھانا کے نمائندوں کی معیت میں ہم لوگ امریکی اسکولوں میں فراہم کی جانے والی سہولتوں پر بحث کر رہے تھے۔ اور آج دن میں میری لینڈ کے جس اسکول کا دورہ کر چکے تھے اس کے تناظر میں دلائل بھی دے رہے تھے۔ مسز کیبس کی رائے سب سے دلچسپ تھی ان کا خیال تھا کہ امریکی اسکولوں میں دوپہر کے کھانے کے لئے جو سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں وہ ناکافی ہیں۔ اور ان میں مزید اضافے کی گنجائش ہے۔ مسز کیبس نے اپنے خیال کی تردید یا تائید کے لئے میری طرف دیکھا اور مجھے یاد آیا کہ جس اسکول میں آج ہمیں لے جایا گیا تھا وہ معذور طلباء کا ایک منفرد اسکول تھا۔ جس میں معذور بچوں کے ساتھ صحتمند طلباء کو بھی پڑھایا جاتا تھا تاکہ جسمانی یا ذہنی طور پر پسماندہ طلباء کو احساس کمتری نہ ہونے پائے۔ یہاں مجھے اب سے کوئی ایک ماہ قبل دیکھا جانے والا EPIC اسکول یاد آگیا جو الاباما ریاست کے مشہور شہر برمنگھم میں واقع ہے اور اپنی نوعیت کے اعتبار سے دنیا کا واحد اسکول ہے۔ اس وقت تو امریکی طلبہ کو میسر دوپہر کے کھانے کا ذکر ہے۔ مسز کیبس نے مجھے خالی الذہن پاکر اپنا رخ پاناما کی ماریا کی طرف کر لیا۔ اور میں سوچنے لگا کہ دوپہر کو جو مینو میں نے دیکھا تھا وہ کئی ڈشوں پر مشتمل تھا۔ اسکول کی کینٹین میں سیلف سروس کا اہتمام تھا "کھانے کی قیمت بہت کم" جسے اسکول کی انتظامیہ سبسڈائز کرتی تھی اور کھانا بہت لذیذ تھا۔ ہر طالب علم اور استاد بلا کسی امتیاز و تخصیص کے قطار میں اپنی باری کا منتظر تھا اور نمبر آنے پر اپنی پسند کی چیز ٹرے میں رکھ رہا تھا اپنی باری پر میں نے بھی ٹرے اٹھائی تھی اور مچھلی کا ایک ٹکڑا، چند سلائس، سلاد چٹنی اور فرنچ فرائز لئے ہوئے کاؤنٹر پر رقم ادا کرکے ایک میز پر جا بیٹھا تھا۔ طلبہ و طالبات اساتذہ اور ہم مہمان، مختلف میزوں کے گرد کھانے اور خوش گپیوں میں ایک ساتھ مصروف تھے امریکی طلباء میں نوعمری کے باوجود بڑا اعتماد تھا۔ اور ان کی معلمات میں اعتماد کے ساتھ اپنے امریکی ہونے پر تھوڑا سا گھمنڈ بھی۔ میں اس منظر کو تازہ کرنے کے غیر شعوری عمل میں مصروف تھا کہ مسٹر کیبس کے جملے نے چونکا دیا وہ بولے "مسٹر زئی! کیا آپ پاکستان چلے گئے ہیں"۔ "آپ کا ملک خوبصورت ہے خاص طور پر شمالی علاقہ"۔۔۔ مسٹر اور مسز کیبس تقسیم سے قبل اور پھر اس کے بعد ہندوستان اور پاکستان میں سفارت کار رہ چکے ہیں۔ میں نے اپنے خیالات کے ریشم دھاگوں سے الجھتے ہوئے کہا۔ "نہیں مسٹر کیبس! میں امریکہ ہی میں ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ آپ کے بچوں کو کھانے کی جو سہولتیں حاصل ہیں اس میں کس قسم کا مزید اضافہ ہو سکتا ہے" پھر سے مسز کیبس نے سوال کیا "تو کیا نہیں ہو سکتا" میں نے کہا "سہولتوں کو ناپنے کے لئے ہر شخص کا پیمانہ اپنے ماحول اور اطراف کے حالات سے مشروط و منسلک ہوتا ہے' ہمارے یہاں دو قسم کے علاقے ہیں شہری اور دیہی' شہری علاقوں میں جو اسکول واقع ہیں ان میں طلبا کا اس قدر رش ہوتا ہے کہ کم و بیش ہر اسکول میں دو شفٹیں ہوتی ہیں۔ پہلی شفٹ صبح ساڑھے سات سے ساڑھے بارہ اور دوسری ساڑھے بارہ سے ساڑھے پانچ بجے تک چلتی ہے۔ پہلی شفٹ کے بچے دوپہر کا کھانا گھر جا کر کھاتے ہیں۔ اور دوسری شفٹ کے طلبہ گھر سے کھانا کھا کر آتے ہیں اس لئے ان علاقوں میں دوپہر کے کھانے کے لئے سہولتوں کی فراہمی ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ رہے دیہی علاقے جہاں عموماً ایک شفٹ ہوتی ہے وہاں کے حالات اور بھی مختلف ہیں۔ اور تب ہی میں انہیں چاہنے کے باوجود وہ واقعہ نہ بتا سکا جو بچوں کے کھانے کی فراہمی کے حوالے سے میرے ذہن میں انمٹ نقش کی طرح محفوظ ہے مگر شائد امریکہ میں اس نقش سے پردہ اٹھانے کا مطلب۔ خود اپنے آپکو بے نقاب کرنے کے مترادف ہوتا۔ تاہم آج جب سرد ہواؤں کے درمیان مصنوعی طور پر گرم کئے گئے مسٹر و مسز کیبس کے فلیٹ میں ہونے والی اس گفتگو کا خیال آتا ہے تو بے ساختہ جی چاہتا ہے کہ اپنے لوگوں کے سامنے وہ واقعہ سنا ڈالوں جس کے بارے میں میرا خیال تھا کہ وہ غیروں کی سماعت سے ٹکرا کر چکنا چور ہو جائے گا اور اگر یہی واقعہ اپنوں کے کان میں نہ ڈالا گیا تو بھی یہ واقعہ چکنا چور ہو جائے گا۔

۱۹۸۵ء کا سال تھا میں ضلع تھرپارکر میں ضلعی تعلیمی افسر تعینات ہو کر گیا تھا اور اپنے منصب کے تقاضے پورا کرتا ہوا ریگستان کی خاک چھانتا پھر رہا تھا' ان ریتیلے راستوں پر جسے سڑک نہیں کہہ سکتے ہیں بڑی مشکل سے سفر طے ہوتا تھا رمٹھی' ڈیپلو' اسلام کوٹ' داتو داندل' بھالواں ہوتا ہوا میں اب تھر کے آخری سرے اور ہند و پاک کے سرحدی علاقے نگر پارکر کی سمت رواں دواں تھا، میری کوشش تھی کہ میں پہلے سے بتائے بغیر نگر پارکر کے اسکول ہاسٹل میں اُس وقت پہنچوں کہ جب بچے ناشتہ کر رہے ہوں تاکہ میں ان کا مینو اور میس دونوں کی پڑتال کر سکوں (ایسا میں اکثر شہروں میں کیا کرتا تھا) میں جب اسکول ہاسٹل کے قریب پہنچا تو ڈرائیور سے کہا کہ وہ فوراً ہی جیپ روک دے تاکہ ہاسٹل کے منتظمین کو میری آمد کی خبر نہ ہو اور میں حالات کا اصلی صورت میں جائزہ لے سکوں۔ میں جیپ سے اتر گیا اور ہاسٹل کی دیوار کے ساتھ ملحقہ ٹیلے پر کھڑا ہو کر اندر کی طرف جھانکنے لگا میرا خیال تھا کہ جب ناشتہ شروع ہو گا تو میں اندر جا کر حالات کا جائزہ لے سکوں گا۔ وہ ہال جسے میس کہا جا سکتا ہے میری نظروں کے سامنے تھا اور اس کا دروازہ بند تھا' پہلے میں نے سوچا کہ میں جلدی آ گیا ہوں' یہ دروازہ کچھ دیر بعد کھلے گا اس لئے انتظار کرنے لگا مگر جب کھڑے کھڑے دیر ہو گئی تو پھر میں یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ مجھے آنے میں دیر ہو گئی ہے اور بچے ناشتہ کر کے اسکول کی تیاری کے لئے اپنے اپنے کمروں میں جا چکے ہیں' مجھے اپنی اتنی مشقت اور اس قدر طویل سفر کے باوجود مقصد میں ناکامی کا افسوس تھا۔ تاہم کچھ دیر اور یہیں انتظار کرنے کا ارادہ بھی تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہاسٹل سے ملحق اسکول کی عمارت سے اسمبلی کی گھنٹی کی آواز سنائی دی' میں ناچار جیپ کی طرف آیا اور اس میں بیٹھ کر ڈرائیور سے کہا کہ وہ اب مین گیٹ سے اسکول کے احاطے میں چلے۔ جیپ کو آتا دیکھ کر اساتذہ اور خصوصاً ہیڈ ماسٹر صاحب استقبال کو لپکے' مجھے ابھی تک ہاسٹل میں مینو اور میس نہ دیکھنے اور یہاں کے بچوں کو ناشتہ میں فراہم کی جانے والی سہولتوں کا مشاہدہ نہ کر سکنے کا افسوس تھا۔ طلبہ دعا کے لئے قطار بنا رہے تھے' کچھ طلبہ ہاسٹل سے اور اپنے اپنے گھروں سے اسکول کی طرف آ رہے تھے۔ ہیڈ ماسٹر نے میری جیپ کا دروازہ کھولا تو میں نے قدرے افسرانہ انداز میں اس سے پوچھا "پہلے یہ بتاؤ کہ بچوں نے آج ناشتے میں کیا لیا ہے"؟

میرے سوال پر ہیڈ ماسٹر کچھ متعجب ہوا۔ اور میں نے جانا کہ تیر نشانہ پر لگا ہے۔ اس کی طرف سے توقف دیکھ کر میں نے پھر کہا "بولتے کیوں نہیں۔ بچوں نے آج ناشتہ میں کیا لیا ہے"؟ اب تک ہیڈ ماسٹر اپنا استعجاب دور کر چکا تھا، اس نے نہایت ٹھہرے ہوئے انداز میں مجھے مطلع کیا" سر ان بچوں نے ناشتہ نہیں کیا ہے!"

"کیا" میری ساری تشویش اسی ایک لفظ میں سمائی ہوئی تھی "کیا مطلب ہے آپ کا" "کیا یہ بچے بغیر ناشتے کے اسکول آتے ہیں؟" ہیڈ ماسٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر میری معلومات میں حسرتناک اور بیش بہا اضافہ کرتے ہوئے کہا" سر! یہی نہیں بلکہ جو بچے اپنے اپنے گھروں سے اسکول آ رہے ہیں ناشتہ تو انہوں نے بھی نہیں کیا"

"مگر کیوں" میری حیرت انتہاء کو پہنچ چکی تھی۔

"اس لئے سر کہ یہ نگر پارکر ہے اور یہاں ان لوگوں کو گیارہ بجے آدھے گھنٹے کے لئے چھوڑا جائے گا اور یہ اس وقفے میں ایک ایک روٹی کھا آئیں گے یہی ان کا ناشتہ ہو گا اور یہی لنچ سر۔ پھر شام کو چھ بجے یہ رات کا کھانا سمجھ کر ایک روٹی کھالیں گے' سر! یہ لوگ ناشتہ تو AFFORD نہیں کر سکتے نہ' اس لئے سر۔۔!!" اور پھر میں کچھ نہ سن سکا۔۔۔۔ دعا شروع ہو چکی تھی۔

امریکی اسکول میں لنچ۔۔۔۔۔ اور نگر پارکر کے لنچ میں جو فرق ہے۔۔۔۔ شائد اسی کا نام مشرق و مغرب کا فرق ہو! اور اگر یہ فرق مٹ گیا تو سمتوں کا تعین کیسے ہو گا اور کائنات کے وجود کے لئے سمتوں کا تعین بہت ضروری ہے! کاش یہ بات مسٹر و مسز کیبس کو معلوم ہو سکے!

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی ۷، جنوری ۸۹ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ مبارکہ قیوم کے خاوند مکرم پروفیسر عبدالقیوم بھٹی صاحب حکومت کی طرف سے وظیفہ پر منتخب ہو کر کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کرنے کے لئے انگلستان روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب سے ان کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

شیخ مظفر احمد شرما

• خاکسار کی خالہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب چٹھہ نمبردار و صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 184/7-R ضلع بہاولنگر مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۸ء کی شام بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ شعائرِ دین کی پابند، دعاگو اور بہت ہمدرد و مہربان خاتون تھیں۔ ان کی چھ بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں جو سب شادی شدہ ہیں اور صاحبِ اولاد ہیں۔ بڑے بیٹے عزیزم برادرم ناصر احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ کھچی والا کے نگران ہیں اُن سے چھوٹے عزیزم مبارک احمد صاحب جرمنی میں مقیم ہیں اور وہاں خدمتِ سلسلہ میں مستعد رہتے ہیں۔ چھوٹے بیٹے عزیزم بشارت احمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۱۸۴ ۔۷ آر کے قائد ہیں۔ ۱۳ ستمبر صبح دس بجے مقامی طور پر نماز جنازہ ادا کی گئی اور اسی روز بعد نماز عشاء البیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخِ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصیہ تھیں اس لئے بعد نماز عشاء بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

نذیر احمد خادم ۔ چک 184/7-R ۔ ضلع بہاولنگر

• میرے چھوٹے بھائی مبشر احمد بعمر ۲۲ سال بقضائے الٰہی ۲۱ دسمبر ۱۹۸۸ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اپنے پیچھے انہوں نے تین بچیاں اور ایک بچہ اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ احباب جماعت سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مجید احمد پہرہ دار ۔ بہشتی مقبرہ

میرے شوہر مکرم راجہ عبدالحمید صاحب ولد مکرم حکیم عبداللہ صاحب ۱۰ نومبر ۱۹۸۸ء کو وفات پا کر مولا حقیقی سے جا ملے۔ ان سے میری نرینہ اولاد کوئی نہیں ہے چار بچیاں ہیں۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہوں اللہ تعالیٰ بچیوں کے والد کے درجات بلند فرمائے اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق کے ساتھ ہمارا خود حامی و ناصر ہو۔

خدیجہ ناصر ۔ جہلم

• مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۹ء کو برادرم مکرم ناصر احمد گورایہ صاحب اپنی ہمشیرہ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ کے ساتھ سرگودہا سے بذریعہ کار ربوہ آ رہے تھے کہ لالیاں کے نزدیک ٹرک کے حادثہ میں دونوں ہی وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ بروز جمعہ بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ جس کے بعد قبرستان عام ہنزار میں ان کی تدفین ہوئی محترم ناصر احمد صاحب گورایہ کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو وفات پانے والوں کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا چلا جائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

منصور احمد گورایہ

مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب آف گرمولا ورکاں نے اپنی اہلیہ محترمہ ہدایت بی بی صاحبہ کی طرف سے مبلغ ۵۰۰/- روپے مد بیوت الذکر میں ادا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرماتا رہے۔ اور ماسٹر صاحب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے

وکیل المال اول

پتہ درکار ہے

• محترمہ آصفہ اسلام صاحبہ بنت چوہدری اسلم حیات صاحب۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ وصیت نمبر ۲۱۰۹۸۔ کے بارہ میں کسی کو معلوم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

• مکرم وزیر احمد صاحب ولد احمد بخش صاحب سابق معلم وقف جدید وصیت نمبر ۱۹۰۹۲ کے موجودہ ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی کو اُن کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

• محترمہ رشیدہ اختر صاحبہ زوجہ مکرم غلام احمد صاحب وصیت نمبر ۱۸۱۲۲ نے کوارٹر نمبر 476/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا سے وصیت کی تھی۔ بعد میں مکرم منور احمد صاحب جاوید لالہ رخ 297/7 کالونی واہ کینٹ ضلع راولپنڈی کے پاس رہتی رہی ہیں۔ ان کی وصیت کے سلسلہ میں نظارت ہذا کو موجودہ ایڈریس کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصیہ خود یہ اعلان پڑھے تو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

میں کیا کھاؤں؟

مکرم ظہور احمد واہ کینٹ

میں ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا اور وہیں بچپن بلکہ لڑکپن گذرا۔ جب میں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ تو میری بڑی بہن مجھے ہمارے بزرگ تایا جی (بابا جی) کے پاس بغرض دعا لے گئی۔ میری بہن کے ہاتھ میں ایک بڑا سا تھال تھا۔ جس میں پکے ہوئے چاول بڑے سلیقے سے گنبد نما شکل میں لگائے گئے تھے۔ اوپر ایک موٹی تہہ شکر کی تھی جس کے اوپر بڑی فراخدلی سے دیسی گھی ڈالا ہوا تھا۔ اسے ایک دسترخوان سے ڈھانپ کر اوپر ایک روپے کا نیا نوٹ رکھا ہوا تھا۔

محترم بابا جی بہت خو[ش ہوئے]۔ جتنی عربی کی دعائیں یاد تھیں پہلے [illegible] پڑھیں۔ پھر اپنی زبان میں بہت دعائیں دیں جن میں اس دعائیہ خواہش کا اظہار بھی تھا کہ "میرا پتر ٹیشن ماسٹر بنے گا" (میرا بیٹا سٹیشن ماسٹر بنے گا) اس کے بعد ہماری موجودگی میں ہی بہت مزے لے لے کر چاولوں کی پوری پلیٹ کھا کر خالی کر دی۔

اس زمانہ میں مزیدار کھانوں کا تذکرہ بہت رہتا تھا۔ بڑے بوڑھے ایک دوسرے کی صحت اور درازیٔ عمر کا راز دودھ، گھی اور مرغن غذاؤں کے بکثرت اور بافراط استعمال میں پنہاں بتاتے۔ ہمیں بتایا جاتا کہ دیسی گنے کا رس پینے سے آدمی کا رنگ اسی کی چھال کی طرح سرخ ہو جاتا ہے۔ "کڑاہ" پر بیٹھے ہوئے لوگ بلا لحاظ عمر و صحت خوب جی بھر کر تازہ اور گرم گرم گڑ کھاتے۔ ہمارے قریب کے گاؤں کے ایک بزرگ سرسوں کے ساگ کی تعریف میں رطب اللسان ہوا کرتے تھے۔ فرماتے۔ اس میں ماں کے دودھ جتنی طاقت ہے۔ غرضیکہ کبھی یہ نہیں سُنا تھا۔ کہ حلال چیزوں میں سے فلاں نہ کھاؤ۔

۱۹۵۶-۵۷ء میں انگلینڈ جانا ہوا۔ وہاں پتہ چلا کہ مہمان کے لئے چائے میں چینی ڈالنے سے قبل اس سے یہ پوچھنا ضروری ہے۔ کہ ایک چمچ ڈالوں، یا آدھا یا بالکل ہی نہیں۔ پھر یہ بھی پتہ چلا کہ آلو اور اناج کھانے سے جسم میں نشاستہ بڑھتا ہے۔ اور آدمی موٹا ہو جاتا ہے۔ جو کہ انسان کو قبر سے قریب کر دیتا ہے۔

وطن واپس لوٹے تو چند سال بعد یہاں بھی شکر اور نشاستہ کے خلاف جنگ کا آغاز ہو چلا تھا۔ پھر بتایا جانے لگا۔ کہ مرغن اشیاء مثلاً چربی والا گوشت، انڈے اور گھی خصوصاً دیسی گھی کا استعمال صحت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ اس میں کلسٹرول زیادہ ہوتے ہیں۔ جس سے دل کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے ٹیلیویژن پر مشورہ دیا ہے کہ۔ دودھ خواہ گائے کا ہو یا بھینس کا صرف بچوں کو ہی مناسب ہے۔ بڑوں کو پرہیز کرنا چاہئے۔

قریباً دو سال قبل ہسپتال کی سیڑھیاں اترتے ہوئے میرے ایک مریض ساتھی نے سخت احتجاجی لہجہ میں کھانے میں نمک کو رواج دینے والے کو کوسا۔ کیونکہ یہ دل اور جگر کی بیماریوں میں سخت مضر اثرات کا حامل ہے۔ اور اب گزشتہ ہفتہ ٹی۔ وی کلینک پروگرام میں ایک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ ٹماٹر اور پالک کھانے سے گردہ میں پتھری پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر صاحبان مختلف اقسام کی اغذیہ سے پرہیز کا جو مشورہ دیتے ہیں۔ وہ اُن کے علم اور تجربہ پر مبنی ہوتا ہے اور اس کے صائب ہونے میں میرے لئے کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ آخر میں کھاؤں کیا؟

یہاں مجھے اپنے ایک محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کی یہ نصیحت "حلال اشیاء میں سے کھاؤ پیو لیکن اس میں اسراف نہ ہو" کی تشریح کرتے ہوئے فرمائی تھی بہت یاد آتی ہے کہ "دانائی کا تقاضا یہ ہے کہ حد اعتدال میں رہتے ہوئے ہر حلال چیز کھائی جائے۔ کیونکہ انسانی صحت کا راز اسی میں ہے۔"

کیا ہی اچھا ہو اگر ہمارے طبی ماہرین بعض غذائی اجزاء کی مضرت رسانی کا علاج دوسری اغذیہ میں تلاش کریں۔ اگر ایسا ہو تو یہ مخلوق خدا کے لئے ایک عظیم کارنامہ ہوگا۔

ڈرائیونگ سیکھئے
رابطہ کیلئے
فضل نیوز ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۹۸۷
یا
چوہدری منیر رحمان ۲/۳۵ محلہ باب الابواب ربوہ سے
رجوع فرمائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجاہدین دفتر اوّل کے کھاتوں کی بحالی کا کام مکمل کیا جائے

"تاکہ یہ دفتر ہمیشہ کیلئے زندہ ہو جائے"

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۴؍نومبر ۱۹۸۸ء (۴؍نبوت ۱۳۶۷ہش) بروز جمعہ لندن کے بیت الفضل میں خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریک جدید کے پچپنویں ۵۵ سال کا اعلان فرمادیا۔

اس خطبہ میں ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ نے جہاں مجموعی طور پر قربانیوں میں خصوصاً معاونین خصوصی کی قربانیوں میں اضافہ پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے وہاں آئندہ کے لئے بہت محنت اور حسنِ انتظام سے کام کرنے کی تلقین فرمائی ہے نیز جن جماعتوں نے کما حقّہٗ زور صرف نہیں کیا ان کو ایفاء عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس گزشتہ کمی کو بھی پورا کریں سالِ نو میں ہمیں قریباً سوا سو ملکوں کی نوع بنوع ضروریات کو پورا کرنا ہے لہٰذا حضور انور نے فرمایا۔

"اگر جماعت نے ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں اور کام بہت زیادہ ہیں تو یہی ایک طریق ہے کہ مخلصین کی تعداد بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے رہیں"۔

نیز فرمایا "جوں جوں آپ دعا اور اخلاص کے ساتھ اس راہ میں قدم آگے بڑھائیں گے خدا نئے نئے کام آپ کے سامنے پیش کرتا چلا جائے گا"۔

حسنِ انتظام کا تقاضا ہے کہ

(i) اوّلین موقع پر قواعد و ضوابط کے مطابق معینہ فارموں پر وعدے حاصل کئے جائیں سبقت کا ثواب پیش نظر رہے۔

(ii) جملہ افراد جماعت کی شمولیت کا اہتمام کیا جائے (بشمول بچگان و مستورات)

(iii) وعدے معیاری ہوں اور معاونین خصوصی کی تعداد میں اضافہ عمل میں لایا جائے۔

(iv) دفتر اوّل کے جملہ کھاتے بحال کروائے جائیں (حسب ارشاد حضور: کرید کرید کر وارثین کو تلاش کیا جائے۔)

(v) مجموعی طور پر گزشتہ سال کی نسبت کم از کم چالیس ۴۰ فیصد اضافہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

بڑے آدمی سے نفرت نہ کریں
اس کی برائی سے نفرت کریں۔
اور پیار اور محبت کے ساتھ اس کی
برائی کو دور کریں۔
اس پر غصہ کا اظہار ہرگز نہ کریں
اس کے لئے اپنے دل میں درد
پیدا کریں۔ یہی اصلاح کا بہترین
طریق ہے۔

لازمی چندہ جات
(چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ)
اور
تزکیہ اموال ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں
(ناظر مال)

امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

تمام امراء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کے ضلع یا حلقہ میں کوئی ایسی جماعت ہے جہاں خطبہ نمبر نہ جاتا ہو تو دفتر الفضل کو جلد مطلع فرمائیں تا ایسی جماعت میں خطبہ نمبر کی ترسیل کا انتظام کیا جاسکے۔ (مینیجر الفضل)

شفغل اور برسیم سے ہونیوالا
جانوروں کا اپھارہ
نیز سرکن (خونی پیشاب) گل گھوٹو منہ کھر۔ کنار۔ زہرباد۔ تھنوں کی سوزش کمیٔ دودھ۔ واہ۔ ٹک وغیرہ کے کامیاب نسخوں پر مشتمل لٹریچر ۳؍ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیوریٹیو میڈیسن کمپنی
(رجسٹرڈ) ربوہ
فون: سیلز آفس: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹر: ۶۰۷

خبریں

• بلوچستان ہائی کورٹ نے گورنر بلوچستان کے ۱۵ دسمبر ۱۹۸۸ء کے حکم کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دیتے ہوئے بلوچستان اسمبلی کو بحال کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ فیصلہ ہائی کورٹ کے پانچ رکنی فل بینچ نے متفقہ طور پر دیا ہے۔ کورٹ نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کو اپنی تقرری کے ۶۰ دن کے اندر ایوان سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا تھا جو کہ وہ اس وقت تک حاصل نہیں کر سکے تھے۔ ان حالات میں وہ اسمبلی کی برخاستگی کا مشورہ دینے کے اہل نہیں تھے۔ آئین کے آرٹیکل ۱۱۲ کے تحت ان کو وزیر اعلیٰ کے منصب کے اختیارات حاصل نہ تھے۔

• انصاف اور قانون کے وفاقی وزیر سید افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت بلوچستان اسمبلی بحال کرنے کے فیصلے کا مکمل احترام کرے گی اور اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں کوئی اپیل نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے گورنر کو ہائیکورٹ کے فیصلہ کی روشنی میں آئینی اقدامات کی ہدایت کردی گئی ہے۔ اور اسمبلی کے اجلاس میں نئے وزیر اعلیٰ کا انتخاب کیا جائیگا۔

• بلوچستان اسمبلی کی بحالی کے فیصلہ کو معطل کرنے کی اپیل بلوچستان ہائی کورٹ میں دائر کردی گئی ہے۔ جس میں استدعا کی گئی ہے کہ سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کے لئے یہ فیصلہ معطل کر دیا جائے۔ یہ اپیل ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان کے توسط سے دائر کردی گئی ہے۔

• پاکستان اور بھارت جلد ہی ایٹمی تنصیبات کے بارے میں معلومات کا تبادلہ کریں گے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے۔ افغانستان کی صورت حال کا مکمل طور پر جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ایٹمی تنصیبات کے بارے میں معلومات کا تبادلہ ایک دوسرے کی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے معاہدے کا حصہ ہے۔

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو جاپانی شہنشاہ ہیرو ہیٹو کی آخری رسوم میں شرکت کرنے کیلئے جاپان جائیں گی۔ انکے ساتھ اعلیٰ سطحی وفد ہوگا۔ خیال ہے کہ بینظیر بھٹو اس سال یورپ کے دیگر ممالک کے علاوہ امریکہ کا بھی دورہ کریں گی۔

• ایک متنازعہ کتاب لکھنے والے مصنف سلمان رشدی نے کہا ہے کہ اگر میں پاکستان میں ہوتا تو ختم کردیا جاتا۔ سنڈے ٹائمز نے اس کتاب کے حوالے سے برطانوی مسلمانوں کے جذبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی مسلمانوں کی انتہا پسندی نئی بات ہے

• سعودی عرب نے یوگنڈا کے سابق صدر عیدی امین کو واپس آنے کی اجازت دے دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض اہم شخصیات جن میں مراکش کے شاہ اور زائرے کے صدر شامل ہیں۔ شاہ فہد کو فون کے ذریعے معزول صدر کی واپسی کی درخواست کی ہے۔

• روس میں زلزلہ آنے سے تاجکستان کے علاقے میں دو ہزار افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک گاؤں مکمل طور پر تباہ ہو گیا جبکہ ساتھ والے گاؤں میں ۷۰ فیصدی مکان تباہ ہو گئے۔

• اطلاعات و نشریات کے وزیر مملکت جناب جاوید جبار نے کہا ہے کہ پاکستان میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے ذرائع ابلاغ پر سرکاری کنٹرول ختم کردیا ہے کیونکہ وہ جمہوری عمل پر یقین رکھتی ہے انہوں نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ذرائع ابلاغ حکومت کے نہیں بلکہ عوام کی ملکیت ہیں۔

• روسی رہنما مسٹر گورباچوف نے کہا ہے کہ انہیں امید ہے کہ افغانستان میں وسیع بنیادوں پر حکومت قائم ہو جائے گی۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ افغانستان میں روس کے زبردست جانی اور مالی وسائل ضائع ہو گئے۔

الحمرا کلاتھ ہاؤس
رحمت بازار ربوہ
زنانہ * مردانہ * بچگانہ کپڑوں اور سکول کی یونیفارم کی اعلیٰ ورائٹی ارزاں نرخوں پر خریدنے کیلئے تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ شکریہ

ظفر گارمنٹس
رحمت بازار ربوہ
زنانہ اور بچگانہ
ریڈی میڈ یونیفارم کی ارزاں نرخوں پر خرید کیلئے تشریف لا کر
ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں
شکریہ